قرآن کریم کے بوسیدہ اوراق؟

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا حقیقی کلام ہے۔ اس کا احترام فرض ہے، قرآن کریم کی صیانت وحفاظت مومن کا فریضہ ہے۔ اس کی توہین واہانت کفر ہے، البتہ قرآن کریم کے اوراق انتہائی بوسیدہ ہو جائیں، پڑھنے کے لائق نہ رہیں، انہیں کسی ایسی زمین میں دفن کر دیا جائے، جہاں ان کی بے حرمتی کا شائبہ نہ ہو۔ یا کسی غیر آباد کنواں میں ڈال دیا جائے۔ اگر ایسا ممکن نہ ہو، تو ان اوراق کو جلا دینے میں کوئی حرج نہیں، وہ خاک دفن کر دی جائے۔ اس میں چونکہ قرآن کریم کی تحقیر کا قصد نہیں ہے، بلکہ اس کی حفاظت اور احترام پیش نظر ہے۔ جمہور علمائے اسلام کی یہی رائے ہے۔

❁ قاضی عیاض رحمہ اللہ (۵۴۴ھ) لکھتے ہیں:

اِعْلَمْ أَنَّ مَنِ اسْتَخَفَّ بِالْقُرْآنِ أَوِ الْمُصْحَفِ أَوْ بِشَيْءٍ مِّنْهُ أَوْ سَبَّهُمَا أَوْ جَحَدَهٗ أَوْ حَرْفًا مِّنْهُ أَوْ آيَةً أَوْ كَذَّبَ بِهٖ أَوْ بِشَيْءٍ مِّنْهُ أَوْ كَذَّبَ بِشَيْءٍ مِّمَّا صُرِّحَ بِهٖ فِيهِ مِنْ حُكْمٍ أَوْ خَبَرٍ أَوْ أَثْبَتَ مَا نَفَاهُ أَوْ نَفٰى مَا أَثْبَتَهٗ عَلٰى عِلْمٍ مِّنْهُ بِذٰلِكَ أَوْ شَكَّ فِي شَيْءٍ مِّنْ ذٰلِكَ فَهُوَ كَافِرٌ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ بِإِجْمَاعٍ .

”جان لیجئے کہ جس نے قرآن یا مصحف یا اس کے ایک حصے کا استخفاف کیا، یا

ان کے بارے میں کوئی توہین آمیز کلمہ کہا، یا قرآن یا اس کے کسی حصے یا آیت کا انکار کیا، یا اس کی یا کچھ حصہ کی تکذیب کی، یا اس میں موجود کسی واضح حکم یا خبر کو جھٹلایا، یا جانتے بوجھتے اس بات کو ثابت کیا، جس کی قرآن نے نفی کی، یا اس کی نفی کی، جس کو قرآن نے ثابت کیا، یا قرآن کے کسی حصہ میں شک کیا، تو وہ اہل علم کے نزدیک بالاجماع کافر ہے۔''

(الشّفا بتعریف حقوق المصطفٰی : 304/2)

❀ حافظ نووی رحمہ اللہ (٦٧٦ھ) لکھتے ہیں:

أَجْمَعَ الْمُسْلِمُونَ عَلٰى وُجُوبِ تَعْظِيمِ الْقُرْآنِ الْعَزِيزِ عَلَى الْإِطْلَاقِ وَتَنْزِيهِهٖ وَصِيَانَتِهٖ وَأَجْمَعُوا عَلٰى أَنَّ مَنْ جَحَدَ مِنْهُ حَرْفًا مِّمَّا أَجْمَعَ عَلَيْهِ أَوْ زَادَ حَرْفًا لَّمْ يَقْرَأْ بِهٖ أَحَدٌ وَهُوَ عَالِمٌ بِذٰلِكَ فَهُوَ كَافِرٌ .

''مسلمانوں کا اجماع ہے کہ مطلقاً قرآنِ عزیز کی تعظیم، تنزیہ اور حفاظت کرنا واجب ہے، نیز اجماع ہے کہ جو جان بوجھ کر قرآن کے ایک بھی حرف کہ جس پر اجماع ہو چکا ہے، کا انکار کرے یا اپنی طرف سے کوئی حرف زیادہ کرے کہ جس کی قرأت (اس سے پہلے) کسی (اہل علم) نے نہیں کی، تو وہ کافر ہے۔''

(التّبیان في آداب حَمَلة القرآن، ص 164)

❀ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

قَالَ عُثْمَانُ لِلرَّهْطِ الْقُرَشِيِّينَ الثَّلَاثَةِ : إِذَا اخْتَلَفْتُمْ أَنْتُمْ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فِي شَيْءٍ مِّنَ الْقُرْآنِ فَاكْتُبُوهُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ، فَإِنَّمَا

نَزَلَ بِلِسَانِهِمْ فَفَعَلُوا حَتّٰى إِذَا نَسَخُوا الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ، رَدَّ عُثْمَانُ الصُّحُفَ إِلٰى حَفْصَةَ، وَأَرْسَلَ إِلٰى كُلِّ أُفُقٍ بِمُصْحَفٍ مِّمَّا نَسَخُوا، وَأَمَرَ بِمَا سِوَاهُ مِنَ الْقُرْآنِ فِي كُلِّ صَحِيفَةٍ أَوْ مُصْحَفٍ، أَنْ يُحْرَقَ .

''سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے تین قریشیوں سے کہا: اگر تمہارا اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا قرآن کے کسی حصہ کے بارے اختلاف ہو جائے، تو اسے قریش کی زبان میں لکھ دینا، کیونکہ قرآن قریش کی زبان میں نازل ہوا ہے۔ تو انہوں نے ایسا ہی کیا، یہاں تک کہ جب صحیفوں سے نسخے تیار کر دیے گئے، تو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے وہ صحیفے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو واپس کر دیے اور تیار کردہ نسخوں میں سے ایک ایک نسخہ ہر علاقے میں بھیج دیا، اس کے علاوہ قرآن کے جتنے بھی صحائف تھے، سب کو جلانے کا حکم فرمایا۔''

(صحيح البخاري : 4987)

❁ علامہ ابن بطال رحمہ اللہ (۴۴۹ھ) لکھتے ہیں:

فِي أَمْرِ عُثْمَانَ بِتَحْرِيقِ الصُّحُفِ وَالْمَصَاحِفِ حِينَ جَمَعَ الْقُرْآنَ جَوَازُ تَحْرِيقِ الْكُتُبِ الَّتِي فِيهَا أَسْمَاءُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَأَنَّ ذٰلِكَ إِكْرَامٌ لَّهَا، وَصِيَانَةٌ مِّنَ الْوَطْءِ بِالْأَقْدَامِ وَطَرْحِهَا فِي ضَيَاعٍ مِّنَ الْأَرْضِ .

''قرآن کو (کتابی شکل میں) جمع کرنے کے بعد سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا بقیہ تمام

صحائف کو جلا دینے کا حکم دینے میں جواز ہے کہ ان کتب کو جلانا جائز ہے، جن میں اللہ کے نام درج ہوتے ہیں، یہ ان کتب کی عزت اور پاؤں میں روندے جانے سے حفاظت ہے۔ نیز یہ بھی جائز ہے کہ ان کتب کو غیر آباد زمینوں کے سپرد کر دیا جائے۔''

(شرح صحيح البخاري: 226/10)

❁ نیز اہل علم کی مختلف آراذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

قَوْلُ مَنْ حَرَّقَهَا أَوْلٰى بِالصَّوَابِ .

''ان کتب کو جلانے والوں کی بات زیادہ درست ہے۔''

(شرح صحيح البخاري: 226/10)

❁ سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ اپنی توبہ کا واقعہ میں فرماتے ہیں کہ میری طرف غسان کے بادشاہ کا بایں الفاظ خط آیا:

أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّهٗ قَدْ بَلَغَنِي أَنَّ صَاحِبَكَ قَدْ جَفَاكَ وَلَمْ يَجْعَلْكَ اللّٰهُ بِدَارِ هَوَانٍ، وَلَا مَضْيَعَةٍ، فَالْحَقْ بِنَا نُوَاسِكَ، فَقُلْتُ لَمَّا قَرَأْتُهَا : وَهٰذَا أَيْضًا مِّنَ الْبَلَاءِ، فَتَيَمَّمْتُ بِهَا التَّنُّورَ فَسَجَرْتُهٗ بِهَا .

''امابعد، مجھے خبر ملی ہے کہ آپ کے ساتھی (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم) نے آپ کو چھوڑ دیا ہے، لیکن اللہ نے آپ کو رسوائی اور تنگی سے دوچار نہیں کیا، آپ ہمارے پاس آ جائیں، ہم آپ کا ساتھ دیں گے، میں (کعب رضی اللہ عنہ) نے خط پڑھ کر سوچا: یہ بھی ایک آزمائش ہی ہے، لہٰذا میں نے اسے تندور میں پھینک کر جلا دیا۔''

(صحيح البخاري: 4418، صحيح مسلم: 2769)

❁ اس حدیث کی شرح میں قاضی عیاض رحمہ اللہ (۵۴۴ھ) لکھتے ہیں:

فِيهِ جَوَازُ حَرْقِ مَا فِيهِ اسْمُ اللّٰهِ تَعَالٰى لِعِلَّةٍ تُوجِبُ ذٰلِكَ .

''یہ حدیث دلیل ہے کہ ضرورت (مثلاً بے حرمتی سے بچاؤ) کے لیے ان اوراق کو جلانا جائز ہے، جس میں اللہ تعالیٰ کا نام درج ہو۔''

(إكمال المُعلِم بفوائد مسلم : 280/8)

❁ ثقہ امام، خالد بن مہران، حذاء رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

إِذَا حُدِّثْتَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِيثٍ فَازْدَهِرْ بِهٖ .

''جب آپ کو رسول اللہ ﷺ سے (ثابت) کوئی حدیث بیان کی جائے، تو اسے محفوظ کر لیں۔''

(شُعَب الإيمان للبَيْهَقِي : 1488، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ اس قول کے تحت حافظ بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مِنْ تَعْظِيمِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَتَعْظِيمِ رَسُولِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَّا يُحْمَلَ عَلٰى مُصْحَفِ الْقُرْآنِ، وَلَا عَلٰى جَوَامِعِ السُّنَنِ كِتَابٌ، وَّلَا شَيْءٌ مِّنْ مَتَاعِ الْبَيْتِ وَأَنْ يُنْفَضَ الْغُبَارُ عَنْهُ إِذَا أَصَابَهٗ وَأَنْ لَّا يَمْسَحَ أَحَدٌ يَدَهٗ مِنْ طَعَامٍ، وَلَا غَيْرِهٖ بِوَرَقَةٍ فِيهَا ذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى أَوْ ذِكْرُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَا يُمَزِّقُهَا تَمْزِيقًا، وَلٰكِنْ إِنْ أَرَادَ بِهٖ تَعْطِيلَهَا فَلْيَغْسِلْهَا

بِالْمَاءِ حَتّٰى تَذْهَبَ الْكِتَابَةُ مِنْهَا، وَإِنْ أَحْرَقَهَا بِالنَّارِ فَلَا بَأْسَ، أَحْرَقَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَصَاحِفَ كَانَتْ فِيهَا آيَاتُ قُرْآنٍ وَقِرَاءَاتٌ مَنْسُوخَةٌ، وَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيْهِ أَحَدٌ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ.

''اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ کی تعظیم میں سے ہے کہ مصحفِ قرآن اور سنن کی کتابوں پر کوئی (دوسری) کتاب یا گھر کی کوئی چیز نہ رکھی جائے، غبار آلودہ ہو، تو غبار دور کی جائے، کھانے وغیرہ والے ہاتھ ایسے ورق سے صاف نہ کیے جائیں، جس میں اللہ تعالیٰ یا رسول اللہ ﷺ کا ذکر ہو، نہ اسے پھاڑا جائے، بلکہ اگر اوراق ضائع کرنا مقصود ہو، تو پہلے اسے پانی سے دھولیا جائے، تاکہ لکھے ہوئے الفاظ دھل جائیں اور اگر اسے آگ سے جلا دیں، تب بھی کوئی حرج نہیں، کیونکہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے صحیفے کہ جن میں آیات قرآنیہ اور منسوخ قرائتیں تھیں، کو جلایا تھا اور آپ رضی اللہ عنہ کے اس اقدام پر کسی نے کوئی اعتراض نہیں کیا، واللہ اعلم!''

(شُعَب الإیمان، تحت الحدیث: 1488)